فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۶ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۵ صلح ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا اصل مقصود جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے تعبّد ابدی ہے

نجات کا حصول اصل مقصود نہیں البتہ یہ تعبّد ابدی کے نتیجہ میں ضرور حاصل ہوتی ہے

"خدا نے جو انسان کو بنایا اور اس کے لئے شریعت اور حدود اور قوانین مقرر کئے تو اس سے یہ غرض نہیں کہ انسان کو نجات حاصل ہو بلکہ انسان تو تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ سو اُس کے تدین سے یہی غرض تعبدی ابد ہے ہاں اس غرض کا نتیجہ ضرور یہ نجات ہے جس کا حصول اصل مقصود کے حصول پر موقوف ہے۔ اور شریعت اور احکام سے یہ غرض بھی نہیں کہ انسان گناہوں سے پاک ہو کیونکہ گناہوں سے پاک ہونا بھی اصل مقصود کا ایک نتیجہ لازمی ہے سو جب انسان تعبّد اور اطاعت کا طریق اختیار کرتا ہے تو بالضرور گناہ سے دُور رہ کر پاک ہو جاتا ہے۔ اور جب گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو گناہ کے پھلوں سے نجات پاتا ہے سو طریق نجات یہ ہے کہ صدق اور ثبات کے ساتھ اس مبدءِ انوار کے سامنے کھڑے ہونا جہاں سے نور کی کرنیں اُترتی ہیں اور وہ کھڑا ہونا دوسرے لفظوں میں استقامت کے نام سے موسوم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (ہود ع) اور کچھ شک نہیں کہ جو شخص اس مبدءِ انوار کے سامنے کھڑا ہو گا اس پر نُور کی کرنیں پڑیں گی اور نُور کے اُترنے سے وہ ظلمت دُور ہو گی جس کو گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ کوئی ظلمت بغیر نور کے اُترنے کے دُور نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نُور کو کروڑہا کوس سے نیچے اتارتا ہے تا ظلمت کو دُور کرے۔ نور کے سامنے ظلمت نہیں ٹھہر سکتی۔ لیکن اگر یہ سوال ہو کہ کس وقت انسان کو کہا جائے گا کہ مبدءِ انوار کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کا جواب یہ ہے کہ صرف اس وقت کہا جاوے گا کہ جب اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں حق کی طرف آجاوے اور سچائی سے پیار کرنے لگے۔ اور گناہ اس کو پیارا معلوم نہ ہو بلکہ نہایت کراہت کی نظر سے اس کو دیکھے اور اس دشمن سے مخلصی پانے کے لئے خدا سے مدد چاہے تب خدائے رحمٰن و رحیم اس کی مدد کرتا ہے اور اپنی طرف سے نور نازل کر کے اس کو اس ظلمت سے نجات بخشتا ہے۔ اور یہ دعا اسی لئے تعلیم کی گئی اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ یعنی ہم اس بلا میں تجھ سے اعانت چاہتے ہیں۔ ہمیں اس راہ پر کھڑا کر جہاں تیرے انعام کی کرنیں اُترتی ہیں۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

والدِ بزرگوار محترم گیانی مرزا واحد حسین صاحب گزشتہ تین ہفتہ سے بیمار ہیں۔ کھانے کی کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ نیز بلڈ پریشر کی بھی شکایت ہے۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدِ محترم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

(ڈاکٹر مرزا محی الدین)

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم عبدالرزاق احمد صاحب ایم۔ ایس سی بی۔ ایڈ ابن محترم چوہدری محمد سلیمان صاحب کا نکاح محترمہ صفیہ درد صاحبہ ایم۔ اے بنت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم رضی اللہ عنہ سے چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

مشرقی پاکستان سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کے والد محترم جناب قدرت اللہ صاحب سخت علیل ہیں۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ اور عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرماوے۔

(محمد انیس الرحمٰن صادق شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۷ صلح (جنوری ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر ہوں گی:۔

۱۔ "کفنِ مسیح" Holy Shroud
۲۔ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ اور اس کی تاریخ
۳۔ الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ظہور۔

ان علمی عنوانات پر مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ ڈنمارک، مکرم جناب مولوی نسیم سیفی صاحب اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر تقاریر کریں گے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کے مطابق اہالیانِ ربوہ مجلس ارشاد کے اجلاسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ صدر صاحبان اپنے اپنے حلقہ جات کے احباب کی حاضری کے ذمہ دار ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

مسعود احمد مینجر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ صلح ۱۳۴۹ ہش

مالی قربانی

(۲)

آخری اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قسم کی جماعت بنانا چاہتے تھے۔ آپ ایسی جماعت چاہتے تھے جو انبیاء علیہم السلام کے صحابہ کی طرح قربانیاں کریں۔ چنانچہ آپ ایسی جماعت قائم کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور فضل سے کامیاب ہوئے۔ آپ کو ایسے ایسے لوگ ملے جنہوں نے اپنا سب کچھ سلسلہ کے مفاد کے لئے لگا دیا چنانچہ آپؑ نے رسالہ فتح اسلام میں ہی ایسے چند دوستوں کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے سب سے اوّل خلیفہ اوّل کی ذات ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ مَیں اس بات کے اظہار اور اس شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ مَیں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی رُوحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے مَیں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ مَیں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائیدِ دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسّر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور مَیں تجربہ سے نہ صرف حسنِ ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ اُن کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور دین بھروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اور وہ سطریں یہ ہیں۔ مولانا، مرشدنا، امامنا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو مَیں نوکری سے استعفا دیدوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیرومرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جاں نثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی رُوح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۹ تا ۶۲)

دعووں میں اپنے سچے مسیح الزماں ہیں

دعووں میں اپنے سچے مسیح الزمان ہیں
اس پر گواہ سینکڑوں زندہ نشان ہیں

"انا لہٗ لحافظون" بھی کیا تمہیں ہے یاد؟
قرآن کے گو آپ بڑے ترجمان ہیں

اسلحہ ہمارے پاس دعا ہے فقط دعا
اور ان کے پاس بم ہیں میزائل دخان ہیں

کندن بنا کے ہم کو نکالیں گے آگ سے
یہ صرف ابتلائیں فقط امتحان ہیں

تنویرؔ ہم ہیں صاحبِ لولاک کے غلام
اپنی نئی زمین نئے آسمان ہیں

مسئلہ فلسطین ـــــ اور ـــــ عالمِ اسلام

یہودیوں کی اسلام دشمنی کا مذہبی پس منظر۔ ارضِ مقدسہ کا حقیقی وارث کون ہے؟

از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر ربوہ

مقاماتِ مقدسہ

قبل اس کے کہ مسئلہ فلسطین پر خیالات کا اظہار کیا جائے۔ یروشلم (جسے عرب قدس کہتے ہیں) میں موجود چند اہم مقامات کا ذکر ضروری ہے۔

۱۔ کنیسۃ القیامہ۔ یہ وہ مرکزی گرجا ہے جو اس مقام پر ۳۳۶ء میں تعمیر کیا گیا تھا جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اس کے بعد قریب ہی ایک غار میں رکھا گیا تھا۔ یہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔

۲۔ مسجد عمر۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت میں جب اسلامی لشکر قدس میں داخل ہوا تو حضرت عمرؓ بنفس نفیس شرائط صلح طے کرنے کے لئے موجود تھے۔ کنیسۃ القیامہ میں بات چیت ہو رہی تھی کہ نماز کا وقت آگیا۔ حضرت عمرؓ نے نماز ادا کرنی چاہی تو گرجا کے لاٹ پادری نے کہا کہ اسی گرجا میں ادا فرما لیویں۔ مگر حضرت عمرؓ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ مبادا بعد میں مسلمان اس جگہ مسجد بنا لیویں۔ گرجا کی عمارت دور احاطہ سے باہر آپ نے نماز ادا کی۔ اس جگہ بعد میں مسجد عمر تعمیر کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے مسجد عمر بھی شہر کے وسط میں واقع ہے

۳۔ مسجد داؤد یا ہیکل سلیمان شہر کے جنوب مغربی کنارے پر واقع تھا۔ جسے دوسری بار ۷۰ء میں طیطس رومی نے تباہ کر دیا تھا۔ صرف ایک مغربی دیوار جو حرم کے مغرب میں بطور فصیل کے تھی باقی رہنے دی تا لوگوں کو معلوم ہو کہ کس قدر مضبوط عمارت کو طیطس رومی نے مسمار کیا ہے۔ حضرت عمرؓ صلح نامہ وغیرہ سے جب فارغ ہوئے۔ تو دوسرے دن آپ نے اکابر یہود کو اکٹھا کیا۔ اور ان سے مسجد داؤد کا نشان پوچھا۔ شہر کی اکثر آبادی عیسائی تھی۔ حکومت عیسائیوں کی تھی۔ یہود کمزور اقلیت میں تھے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں یہود کے خلاف دشمنی و منافرت بھری ہوئی تھی اس لئے انہوں نے ایک جگہ کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے بنا دی تھی۔ یہودیوں نے اس جگہ کے متعلق عرض کی کہ یہی مسجد داؤد ہے۔ حضرت عمرؓ نے دوسرے مسلمان فوجیوں نے ملکر اس جگہ کو صاف کیا وہاں نمازیں ادا کیں۔ حضرت عمرؓ کی واپسی کے بعد اس جگہ مسلمانوں نے مستطیل شکل کی ایک عمارت لکڑی سے بنا لی جسے مسجد اقصےٰ کہتے ہیں۔ گویا مسجد داؤد۔ ہیکل سلیمان۔ بیت المقدس اور مسجد اقصےٰ چاروں نام اسی مقام کے ہیں۔

۴۔ مسجد اقصےٰ کی عمارت سے ۲۰۰ گز جانب شمال حرم کی چار دیواری کے اندر قبۃ الصخراء ہے۔ جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسراء کی رات انبیاء کو نماز پڑھائی۔ اور اس کے بعد ایک ٹیلہ پر تشریف لائے اور پھر اس ٹیلہ سے معراج کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اس ٹیلہ پر خلیفہ عبدالملک نے عظیم الشان گنبد بنایا۔ جسے قبۃ الصخراء کہتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی طاقت اور عروج کے زمانہ میں بھی کسی مذہب کی عبادت گاہ کو گرا کر مسجد میں تبدیل نہیں کیا۔ مسلمانوں کے نزدیک سب انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور سارے انبیاء ہی مسلمانوں کے نبی ہیں۔ مسجد داؤد یا ہیکل سلیمان مسمار شدہ تھا۔ مسلمانوں نے ان موحد نبیوں کی عبادت گاہ پر عمارت بنائی۔ تاکہ عبادتِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہے۔ اور یہ پاک جگہ کوڑا کرکٹ کی نجس سے پاک ہو۔ اس احسان کا بدلہ یہود کی طرف سے یہ ملا ہے۔ کہ مسجد اقصےٰ کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ افسوس اس ذہنیت پر اور تف اس کردار پر

دو قوموں کے درمیان دینی اور روحانی وراثت کا قضیہ

ارض فلسطین پر یہود کے قبضہ کے نتیجہ میں جو مصائب و آلام عربوں پر آئے ہیں۔ وہ صرف عربوں کے لئے نہیں ہیں۔ نہ ہی یہودیوں کے عزائم صرف فلسطین پر قبضہ تک ہی محدود ہیں۔ معاملہ اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔ یہ قضیہ نسل ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں اسمٰعیل اور اسحٰق سے پیدا ہونے والی دو قوموں اور دو مذہبی فریقوں کے درمیان دینی و روحانی وراثت کا قضیہ ہے۔ کہ ان میں سے کون نبی ابراہیم علیہ السلام کا حقیقی اور جائز وارث ہے۔ نیز یہ کہ شجرِ ابراہیم سے پھوٹنے والی دو شاخوں میں سے کونسی شاخ ثمردار ہے۔ اور کونسی شاخ سوکھی اور بے ثمر ہے۔ اور قرآن مجید اور تورات کے معیار کے مطابق ان دو قوموں (مسلمان و یہود) میں سے کونسی ایسی قوم ہے۔ جس کو عِبَادِیَ الصَّالِحُوْن (خدا کے پیارے نیکوکار بندے) قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور کون مغضوب اور راندۂ درگاہ خداوندی قرار دیئے جانے کے مستحق ہیں۔

قرآن مجید اور تورات کو پڑھیے اگر ان سے یہ معلوم ہو کہ یہود نامسعود دینی اور روحانی وراثت سے محروم کر دیئے گئے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ورثہ کی حقیقی وارث امت مسلمہ ہے تو یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ یہود خدا کی برکات سے محروم ہیں۔ اور بالآخر ناکام و نامراد رہیں گے اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مسئلہ فلسطین کی حقیقت سے آگاہ ہو۔ اس کی تہ تک پہنچے۔ تا عالم اسلام جن خطرناک حالات سے اس وقت دوچار ہے۔ اس سے نجات پا سکے۔

۱۹۱۴ء کی پہلی عالمگیر جنگ۔ میں حکومت برطانیہ کو عربوں اور یہودیوں سے مدد کی ضرورت تھی۔ اور اس مدد کے بدلہ میں اس نے دونوں قوموں سے کچھ وعدے کئے۔ جب جنگ ختم ہوئی تو حکومت برطانیہ نے عربوں سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کی بجائے ان کے ملک کی ایسے رنگ میں بندر بانٹ کی کہ جس کے نتیجہ میں عرب کمزور ہو کر رہ گئے۔ اور باہم اختلافات میں الجھ گئے۔ مگر جو وعدے یہود سے کئے تھے۔ ان کو پورا کیا۔ اسی کے نتیجہ میں حکومت اسرائیل کا قیام عمل میں آیا۔ اور اس طرح مسلمانان عالم کے لئے بالعموم اور عربوں کے لئے بالخصوص مصائب و آلام کا آغاز ہو گیا۔

اکناف عالم سے یہودیوں کو اکٹھا کر کے اسرائیل میں آباد کرنے میں سب سے بڑا کردار جس یہودی نے ادا کیا ہے۔ وہ بنگورین ہے یہ شخص اب بھی زندہ ہے۔ چرچل اور امریکہ کے صدروں کا گہرا دوست ہے۔ جب بھی اسرائیل پر مصیبت کا وقت آتا ہے۔ یا اسرائیل عربوں کو نقصان پہنچانے کے لئے بیرونی امداد کا محتاج ہوتا ہے۔ بنگورین کا ذاتی اثر و رسوخ کام آتا ہے۔ جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیل اور عربوں کی جنگ سے قبل بھی بنگورین نے فرانس، برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کیا تھا۔ اور جگہ جگہ لیکچر بھی دیئے تھے۔ امریکہ میں ایک جگہ اس نے تقریر کی۔ تو ایک عرب طالب علم نے جو امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس سے سوال کیا کہ یہودیوں نے لاکھوں عرب فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا ہے۔ قیامت کے دن جب خدا تم سے اس بارے میں پوچھے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ بنگورین مسکرایا اور کہا تم یہ سوال خدا سے کرو۔ جس نے ابراہیم کے ذریعہ ہم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کنعان کی زمین (فلسطین) تم کو واپس دی جائے گی۔ ہم یہودی تو خدا کے وعدہ کے مطابق اپنے وطن واپس آئے ہیں۔ بنگورین کے اس جواب کو بڑی پبلسٹی دی گئی۔ اس واقعہ کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے۔ تا مسئلہ فلسطین کی حقیقت سمجھنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ یہ مسئلہ صرف سیاسی نہیں بلکہ اس کی مذہبی حیثیت زیادہ ہے۔ اس وقت یہودی مذہب اور عقیدہ کے لحاظ سے یہ سمجھتے ہیں کہ فلسطین (ارض کنعان) جسے قرآن مجید ارضِ مقدسہ قرار دیتا ہے یہود کی حقیقی وراثت ہے۔ مسلمان عرب ہوں یا غیر عرب غاصب ہیں۔ ان کے نزدیک اب خدا تعالےٰ نے ارضِ مقدسہ اصل وارثوں یعنی یہود کو دے دی ہے۔ اور ان کا فرض ہے کہ وہ ہر قیمت پر اس وراثت کی حفاظت کریں

لیکن اس کے ساتھ ہی ہر یہودی کے دل و دماغ اس حقیقت سے بھی مضطرب ہیں کہ اس ارض مقدسہ کی دعویدار ایک اور قوم بھی ہے۔ اور وہ امت مسلمہ ہے۔ (نہ کہ صرف عرب) مسلمانوں نے یہ دعوےٰ ہر زمانہ میں دہرایا جب کبھی کسی قوم نے خواہ یہود کی شاخ عیسائی ہی کیوں نہ ہوں۔ ارض فلسطین پر قبضہ کیا مسلمانوں نے اپنی وراثت کو آزاد کرا لیا۔ یہود کو علم ہے کہ قرآن کریم اور تورات میں مذکورہ پیشگوئیوں کا حقیقی مصداق مسلمانوں کے نزدیک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت ہے۔ بھلا اس حقیقت کی موجودگی میں یہود مسلمانوں کو کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ یہاں وجہ ہے کہ یہود نے عیسائیوں کے ماجود؟

پوپ سے ملکر اس سے یہ اعلان کروا دیا کہ یہودیوں کی موجودہ نسل حضرت مسیح کے خون کی ذمہ وار نہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے قریب آجاویں۔

ارضِ فلسطین کی وراثت کا حقدار کون ہے؟

قرآن کریم اور تورات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض فلسطین کی حقیقی وارث اور حقدار وہ قوم ہے جو عباد اللہ الصالحون (اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں) پر مشتمل ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کنعان کے رہنے والے تھے۔ آپ نے اپنی بیوی حضرت سارہ کی اولاد حضرت اسحاق علیہ السلام کو کنعان میں آباد کیا۔ اور اپنے پلوٹھے (حضرت ہاجرہؓ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ غیر ذی زرع مکہ مکرمہ میں آباد کیا۔ دو بیویوں کے باہمی اختلاف میں بھی کوئی حکمتِ خداوندی تھی۔ بہرحال اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے یہ وعدہ کیا۔ کہ یہ دونوں علاقے تیری نسل کے قبضہ میں رہیں گے۔ مَیں تیری نسل کو ان خطوں کا وارث قرار دیتا ہوں مگر ایک بیّن فرق کے ساتھ کہ مکہ مکرمہ ہمیشہ ہمیش کے لئے غیر مشروط طور پر بنو اسماعیل کے قبضہ میں رہے گا۔ غیر قوم اس پر قابض نہ ہوگی۔ اللہ تعالےٰ خود اس کی حفاظت کا ذمہ وار رہے گا۔ سرزمین کنعان جس کو ارضِ مقدسہ کہا گیا ہے۔ جو اب فلسطین کے نام سے مشہور ہے کے متعلق یہ شرط لگا دی کہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض (مقدس) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

(الانبیاء آیت ۱۰۶)

"صادق زمین کے وارث ہوں گے اور ابد تک اس میں بسیں گے۔" (زبور ۳۷)

اس میں حکمتِ الٰہی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب خداوند کریم بنو اسماعیل میں سے آخری نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائے گا جس کے ذریعہ ساری دنیا کو ایک امت بنایا جائے گا۔ تو ارضِ مقدسہ میں بسنے والی نسلِ ابراہیم اپنی الگ مرکزیت پر اصرار نہ کرے۔ اور اس مرکز کو اس مرکز مکہ مکرمہ میں مدغم کرنے میں شرعی و قانونی روک نہ رہے۔ کیونکہ بعثت محمدیہ کے وقت "صادق زمین کے وارث ہونگے" کی مصداق صرف امتِ مسلمہ ہوگی۔

اہم تاریخی واقعات

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور آپ کی اولاد مکہ مکرمہ میں ہی آباد رہی۔ اور اب تک مکہ ان کے قبضہ میں رہا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس ورثہ سے ذریتِ اسمٰعیل کو محروم نہیں کر سکی۔ اس کے بالمقابل سرزمین کنعان انقلابات کی آماجگاہ بنی رہی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جب حضرت یعقوب کے بیٹوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بدسلوکی کی راہ اختیار کی تو سخت قحط پڑا۔ آخر انہیں کنعان چھوڑ کر مصر جانا پڑا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی تربیت سے نیکی اختیار کی۔ تو امن کی زندگی نصیب ہوئی۔ پھر شرارتیں شروع کر دیں تو فرعون کی غلامی میں دے دیئے گئے۔ جس نے دردناک عذابوں سے بنی اسرائیل کا کچومر نکال دیا۔ بالآخر اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا۔ جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی۔ اور خدا نے ان کے دشمن فرعون کو ان کی آنکھوں کے سامنے غرق کیا۔ خدا تعالےٰ کے اتنے بڑے فضل و احسان کو دیکھنے کے باوجود اتنے بڑے اعجاز الٰہی کے مشاہدہ کے بعد بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ کنعان کی سرزمین خدا تم کو دیتا ہے۔ اس میں داخل ہو جاؤ تو بنی اسرائیل نے انکار کر دیا بلکہ گستاخانہ جواب دیا کہ

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ

تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور ان سے جنگ کرو۔ ہم تو بہرحال اسی جگہ بیٹھے ہیں۔

کنعان میں اس وقت عمالقہ اور دوسری عرب قومیں بستی تھیں۔ یہود ان سے ڈر گئے۔ اللہ تعالےٰ نے بطور سزا چالیس سال تک انہیں بیابانوں میں سرگرداں رکھا۔ یہاں تک کہ انبیاء بنی اسرائیل کی تربیت اور وعظ و نصیحت کے نتیجہ میں ان میں کسی قدر نیکی و صالحیت پیدا ہو گئی۔ تو ارض مقدسہ دوبارہ بنی اسرائیل کا مسکن بنی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یروشلم شہر کے انتہائی جنوب مغربی کنارے ایک جگہ خیمہ لگایا۔ جس میں آپ عبادت کرتے تھے۔ آپ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس خیمہ والی جگہ پر ایک معبد تعمیر کی۔ جسے مسجد داؤد بھی کہتے ہیں۔ اور ہیکل سلیمان بھی۔ اسی جگہ کو قرآن کریم نے مسجد اقصےٰ کہا ہے۔ اگرچہ قرآن کریم میں مذکورہ مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی بھی ہے۔

یہ زمانہ بنی اسرائیل کے لئے بڑی ترقی کا زمانہ تھا۔ بڑے امن کے دن تھے اس کے باوجود یہود اپنی فطرتی شرارت سے باز نہ آئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے تنگ آکر ان پر لعنت کی۔ اس لعنت کا نتیجہ یہ تھا کہ سن ۵۸۶ قبل مسیح بنوکدنضر (بخت نصر) نے یروشلم پر حملہ کیا ہیکل سلیمان کو آگ لگا دی گئی اور یہود کو قیدی بنا کر بابل لے گیا۔ پچاس سال تک یہودی اس کی قید میں رہے۔ پھر خدا نے رحم کیا اور خورس بادشاہ کے ذریعہ ان کو قید سے رہائی نصیب ہوئی۔ یروشلم میں واپس آباد ہوئے اور حضرت زکریا کی نگرانی میں دوبارہ ہیکل سلیمان یعنی مسجد داؤد کو تعمیر کیا گیا۔

جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اصرار کے باوجود ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اور چالیس سال تک اس سرزمین سے محروم کر دیئے گئے تھے۔ اسی طرح یہ بدبخت قوم ایک اور خطرناک گناہ کی مرتکب ہوئی۔ جس کی وجہ سے خداوند کریم نے فیصلہ فرمایا۔ کہ اب اس قوم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موعود نسل سے کاٹ دیا جاوے۔ دینی و دنیاوی روحانی و جسمانی سب برکات سے جن کا وعدہ ابراہیم کی نسل سے کیا گیا ہے۔ یہود کو ان سے محروم کر دیا جاوے۔

ہوا یوں کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے کانوں سے خدا کی آواز کو سننا چاہتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام ان میں سے ستر آدمی چن کر کوہِ طور کے پاس آئے تا وہ خدا کی آواز سنیں۔ خدا تعالےٰ نے کوہِ طور پر اپنی تجلی فرمائی۔ تو یہ لوگ ڈر گئے اور کہا کہ موسےٰ تم ہی جاؤ اور سنو۔ تب خداوند نے فرمایا۔

"یہ تیری اس درخواست کے مطابق ہوگا جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی کہ کر مجھ کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سننی پڑے۔ اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو تاکہ میں مر نہ جاؤں۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا"

(استثناء $\frac{17-16}{18}$)

جس قوم کی یہ حالت ہو وہ کیوں نہ ملعون و مغضوب ہوگی۔ بہرحال آخری وقت آنے سے قبل اللہ تعالےٰ نے اپنے قانونِ رحم کے ماتحت ایک مدت تک ان کو مہلت دی۔ بالآخر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ اتمام حجت کر دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انتہائی کوشش کی کہ یہود کی اصلاح ہو۔ وہ عذاب الٰہی سے بچ جاویں۔ مگر یہودی قوم کب مانتی تھی۔ ان کے جبہ پوش دستار بند اور لمبی لمبی تسبیحوں والے احبار اور رہبان عوام کے لئے لوک بن کر کھڑے ہو گئے۔ اور مسیح علیہ السلام پر کفر اور واجب القتل کا فتوے لگا دیا۔ حاکمِ وقت پیلاطوس کو مجبور کر دیا کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکائے۔ پیلاطوس نے برسرِ عام کہا بھی کہ مَیں اس میں کوئی گناہ نہیں پاتا۔ اس نے کوشش بھی کی کہ حضرت مسیحؑ مصلوب نہ ہوں۔ جب یہود نے حاکم وقت کا یہ رویہ دیکھا تو شور مچا دیا۔

"جب پیلاطوس نے دیکھا کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ الٹا بلوا ہوا جاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔ سب لوگوں نے جواب دیا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر"

(متی $\frac{36-35}{27}$)

تب اس قوم کو ہمیشہ کے لئے ملعون اور مغضوب قرار دے دیا گیا۔ نہ تو کلام الٰہی کے مخاطب ہوں گے۔ اور نہ ہی ارض مقدسہ فلسطین کے ہمیشہ کے لئے وارث۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

(مائدہ آیت ۷۹)

بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ ان پر داؤد اور عیسےٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی تھی۔ اور یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے بڑھتے تھے۔

اس لعنت کا ذکر یوں فرمایا۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ۔ (آل عمران آیت ۱۱۳)

جہاں کہیں بھی پائے جائیں ان پر ذلت نازل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کسی عہد کی یا لوگوں کے کسی عہد کی پناہ میں آجائیں۔

(باقی)

فوجی بھرتی

۲۱ جنوری ۱۹۷۰ء بروز بدھ بوقت دس بجے صبح "ایوان محمود" ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ـ ۵ فٹ ۶ انچ

وزن ـ ۱۱۳ پونڈ

چھاتی ـ "۳۲ ـ "۳۰

تعلیم ـ پانچ جماعت

عمر ـ ۱۷ سال سے ۲۳ سال

(نظارت امور عامہ)

قادیان (بھارت) میں جماعت احمدیہ کے اٹھترویں کامیاب جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

علمائے سلسلہ کی مذہبی، روحانی اور علمی تقاریر، عبادتوں، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پرکیف اور روح پرور نظارے

قسط نمبر ۲

میں نے اسلام کیوں قبول کیا

اس عنوان پر سوئٹزرلینڈ کے نومسلم احمدی مکرم رفیق چینن صاحب MR Rafique Channen کی انگریزی زبان میں تقریر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے سلام اور درخواست دعا پہنچائی۔ آپ نے بتایا کہ جب سوئٹزرلینڈ میں معلوم ہوا کہ احمدی مسلمانوں کی ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے تو ایک پادری نے ایک پمفلٹ لکھا۔ جس میں افریقہ میں احمدیت کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے عیسائیوں کے لئے مسجد کی تعمیر کو خطرہ قرار دیا۔ جب ۱۹۶۳ء میں سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جو اس وقت جنرل اسمبلی کے صدر تھے ایک سادہ تقریب میں اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت بھی ایک پادری نے مخالفت کی کہ کیوں Mayor اس چھوٹی سی تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ اس کا بھی کافی پروپیگنڈا ہوا اور سٹی کونسل میں بھی اس کا چرچا ہوا۔ اور ایک پادری احمدیہ لٹریچر کے ساتھ پہنچا کہ احمدیوں کو کسی قسم کی مدد نہ دی جائے۔ اس کے جواب میں سٹی کونسل میں ایک ممبر نے کہا کہ پادری صاحب بھی پاکستان میں تبلیغی مشن شروع کریں۔ غرض سارا شہر اس مسجد کی تعمیر کی تائید میں تھا

سارے سوئٹزرلینڈ میں صرف یہ ایک ہی مسجد ہے۔ عید کے موقع پر تمام مسلمان وہاں نماز کے لئے آتے ہیں۔ تمام سفراء طلباء۔ مقامی مسلمان آبادی خواہ وہ سوئس ہوں یا کسی اور مقام کے وہاں عید کے لئے آتے ہیں۔

میں ایک راسخ العقیدہ عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا۔ قریباً دس سال کی عمر میں مجھے عیسائیت کے بارے میں تعلیم دی جاتی تھی کہ خدا کا ایک بیٹا ہے اور اپنے اس اکلوتے بیٹے کو خدا نے دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجا تو میرے ذہن میں استفہامی سے سوال پیدا ہوتا کہ کیا خدا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کی ضرورت محسوس کی اس کے بعد کفارہ کا جو عقیدہ عیسائیت میں رائج ہے اور عیسائیت کا بنیادی عقیدہ ہے اس نے بھی میرے دل میں عیسائیت کے تعلق سے شکوک و شبہات پیدا کر دئے۔ میں نے سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشن سے ربط پیدا کیا اور اس سلسلہ میں اپنے معلومات بڑھاتا رہا اور سوچتا رہا۔ بالآخر مجھ پر حق و صداقت منکشف ہوئے اور میں ۱۹۶۰ء میں جماعت میں داخل ہو گیا۔

میں نے جماعت کو کیوں قبول کیا؟ اس میں نہ صرف میرے خیالات کی تشفی تھی۔ بلکہ جماعت کے لوگوں کا نیک نمونہ بھی شامل تھا۔ نہ صرف دلائل اور براہین تھے بلکہ احمدیوں کے عملی نمونہ کی بڑی اہمیت ہے۔

مکرم رفیق چینن صاحب کی اس دلچسپ تقریر کا اردو ترجمہ مکرم میر احمد صادق صاحب ایم اے آف حیدرآباد دکن نے سنایا۔

اسلام مجھے کیوں پیارا ہے

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی آپ نے بتایا کہ دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں اور ہر مذہب کا ماننے والا شخص اپنے مذہب کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کے اطمینان قلب کے لئے کافی ہے اور اس کی زندگی کا مقصد اس مذہب کو قبول کرنے سے اسے حاصل ہے لیکن اگر ان مذاہب کا تفصیلی جائزہ لیا جائے اور اس امر کی کھوج لگائی جائے تو کچھ اور حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے۔ مثلاً خدا کا جو تصور اس کے ذہن میں محفوظ ہے وہ درست ہے یا نہیں وہ تعلیم جو اس کے لئے اس کا مذہب پیش کرتا ہے اس کی زندگی کے ہر مرحلے کے لئے کافی اور کامل ہے یا نہیں کیا ان مذاہب کے بانی ان تعلیمات کے لئے کامل نمونہ چھوڑ گئے ہیں یا نہیں۔

اس تمہید کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اسلام کی خوبیاں اور اس کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اپنا روح پرور خطاب جاری فرمایا۔ آپ نے اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کے اوصاف و فضائل نہایت دلنشین اور قابل توجہ انداز میں بیان فرمائے۔ مثلاً اسلام نے خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش فرمایا ہے وہ سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں موجود ہے فاضل مقرر نے بہترین انداز میں رب العلمین رحمٰن رحیم اور مالک یوم الدین کی تشریح فرمائی۔ اسی طرح قرآن کریم کی عظمت اور اس کے حسن و جمال کا تذکرہ فرمایا۔ نیز سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور بے نظیر اور عظیم الشان تعلیمات کا ذکر فرمایا۔ آپ کی یہ تقریر نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئی

اس کے بعد چند ضروری اعلانات کئے گئے اور ۲½ بجے پہلے روز کا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

مجالس مذاکرہ

مورخہ ۱۸ فتح (دسمبر) کی رات کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل کی زیر نگرانی ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی جس میں مرکزی عہدیداران کے علاوہ مختلف جماعتوں کے عہدیداران۔ مبلغین کرام اور صاحب الرائے افراد نے شرکت فرمائی۔ اس مذاکرہ میں جماعت احمدیہ کو پیش آمدہ بعض ضروری مسائل کے متعلق غور و فکر کیا گیا اور مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔

اسی قسم کی ایک اور مجلس مذاکرہ مورخہ ۲۰ فتح کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر و عصر منعقد ہوئی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

اس روحانی اور دینی اجتماع کے دوسرے دن کی پہلی نشست محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر قافلہ پاکستان کی زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب شاہد کی نظم کے بعد شروع ہوئی۔

شہری زندگی کو پُر امن بنانے کیلئے حضرت رسول کریم صلعم کی تعلیمات

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ بمبئی کی مذکورہ عنوان پر ہوئی

اس کے بعد خاکسار نے موجودہ زوال پذیر تمدنی زندگی کا نقشہ کھینچنے کے بعد شہری و تمدنی زندگی کو پُر امن بنانے اور مسرت انگیز معاشرہ کے قیام کے لئے سید و مولیٰ حضرت سرور کائنات کی بعض تعلیمات کا ذکر کیا۔

حضرت گورو نانک کی عظیم شخصیت اور اسلام

اس موضوع پر مکرم گیانی عبداللطیف صاحب نے بزبان پنجابی تقریر کی۔ موصوف نے حضرت گورو نانک کی توحید پرستی، محبت الٰہی اور نوع انسان سے محبت اور حقوق العباد کی تعلیم پر ان کے اپنے شبدوں میں روشنی ڈالی نیز موصوف نے گورو جی مہاراج کے اسلام سے تعلق کو بھی وضاحت سے بیان کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر قادیان نے فرمائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری و تبشیری پیشگوئیاں

مذکورہ بالا موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات کے ساتھ آپ کی جماعت کے ساتھ اور مرکز سلسلہ قادیان کے ساتھ تعلق رکھنے والی بعض عظیم الشان بشارتوں کا تفصیلاً ذکر کرکے ولولہ انگیز حقائق پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے اس عالمگیر تباہی کا ذکر کیا۔ جس کے بارہ میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۵ء میں دنیا کو انتباہ فرمایا تھا۔ اور حضرت امام عالی مقام نے ۱۹۶۷ء میں یورپی اقوام کو اس سے متنبہ کیا اور بتایا کہ تیس سال کے اندر اندر یہ تباہی آنے والی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا سے اپنا تعلق پیدا کرکے اس تباہی سے بچنے کی صورت بنائے۔ ورنہ تباہی یقینی ہے —— محترم مولوی صاحب کی اس تقریر اور اعلانات کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (بدر قادیان) (باقی)

تحریک جدید کے چھتیسویں (۳۶) سال کے وعدہ جات کا گوشوارہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ جو بھی وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے میں تاخیر سے کام لیتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے عہدیداران جماعت کی توجہ اور عمل کے لئے ذیل میں تحریک جدید کے چھتیسویں سال کے وعدہ جات کا گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے جس سے اندازہ کیا جا سکے گا کہ ۳۱ر فتح ۱۳۴۸ھش یعنی ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۹ء تک سال رواں کے وعدہ جات میں گذشتہ سال کی نسبت کس قدر کمی بیشی ہے

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ وعدوں کو قریباً آٹھ لاکھ روپے تک پہنچایا جائے۔ عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ اسی نسبت سے اپنے وعدہ جات میں اضافہ در نما کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ جات ۳۵/۲۵	وعدہ جات سال ۳۶/۲۶
۱	ضلع جھنگ	۷۲۳۷۵	۴۶۲۵۲
۲	ضلع سرگودھا	۳۳۲۱۱	۱۹۰۹۱
۳	" لائل پور	۳۳۱۰۹	۲۶۲۸۹
۴	" میانوالی	۲۶۶۲	۱۲۷۵
۵	" لاہور	۷۵۰۲۴	۵۵۰۸۹
۶	" گوجرانوالہ	۲۰۷۶۸	۱۶۰۵۴
۷	" سیالکوٹ	۳۸۷۲۷	۲۱۲۹۰
۸	" شیخوپورہ	۲۷۹۲۵	۲۱۷۰۹
۹	" راولپنڈی	۴۰۱۳۶	۴۵۱۳۶
۱۰	" گجرات	۲۱۹۰۵	۱۲۹۴۳
۱۱	" پشاور	۱۳۸۲۵	۱۰۲۵۳
۱۲	" جہلم	۶۳۳۲	۵۹۰۳
۱۳	" کیمبل پور	۴۵۱۸	۱۳۶۹
۱۴	" ہزارہ	۴۰۴۶	۲۹۶۲
۱۵	" بنوں	۲۱۳۲	۱۸۱۲
۱۶	" مردان	۱۹۴۴	۷۴۷
۱۷	" ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵۷۰	۳۳۰
۱۸	علاقہ آزاد کشمیر	۱۹۵۹	۱۳۴۵
۱۹	ضلع کراچی	۱۰۵۰۰۰	۹۰۳۰۶
۲۰	" کوئٹہ	۱۶۰۰۰	۱۱۳۷۹
۲۱	ڈویژن خیرپور	۱۲۲۰۱	۱۳۵۶۳
۲۲	" بہاولپور	۵۹۰۸	۷۳۳۹
۲۳	ضلع ملتان	۱۶۸۷۷	۹۴۱۹
۲۴	" ساہیوال	۱۳۰۴۵	۱۱۸۶۲
۲۵	" مظفرگڑھ	۳۲۰۹	۴۶۸۶۴
۲۶	" ڈیرہ غازیخاں	۱۱۴۰	۲۸۲۱
۲۷	ڈویژن حیدرآباد	۲۸۲۰۶	۲۵۱۰۲
۲۸	مشرقی پاکستان	۲۶۹۱۳	۲۳۰۰۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

۱۔ میرے چچا جان چوہدری فضل کریم احمد ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او محکمہ انہار قائد آباد ضلع سرگودھا ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مقبول احمد بھٹی محلہ دار الصدر غربی (الف) ربوہ

ربوہ میں کمرشل انسٹی ٹیوٹ کا اجراء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ربوہ میں انشاء اللہ عنقریب ایک کمرشل انسٹیٹیوٹ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ جس میں ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سکھانے کا انتظام ہوگا۔ جو نوجوان ٹائپ یا شارٹ ہینڈ سیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر اس میں داخلہ کے لئے درخواستیں خاکسار کو بھجوا دیں۔

ٹائپ کے لئے ماہوار فیس -/۵ روپے ہوگی اور شارٹ ہینڈ کے لئے -/۱۰ روپے ماہوار اوسط استعداد کا طالب علم تین ماہ میں ٹائپ سیکھ سکتا ہے۔ جبکہ شارٹ ہینڈ کے لئے اندازاً نو دس ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مزید معلومات خاکسار سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ابھی کام مکمل نہیں ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ وہ سب کے سب جلسہ سالانہ سے قبل سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ قائدین مجالس یاد رکھیں کہ جب تک اس ارشاد کی سو فیصد تعمیل نہیں ہو جاتی۔ ان کا کام مکمل نہیں ہو سکتا جو اطفال ابھی تک یہ آیات مکمل یاد نہیں کر سکے ان سب کو یاد کروانے کی خاص مہم جاری کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نگران تعمیر کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج کی زیر تعمیر مسجد کے لئے ایک مخلص اور دیانتدار نگران تعمیر کی ضرورت ہے تعمیر کی نگرانی کے ساتھ سٹور اور سامان وغیرہ کی نگہداشت کا کام بھی ان کے سپرد رہے گا۔ تعمیر کا تجربہ رکھنے والے خواہشمند احباب صدر حلقہ کی معرفت فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں یا خود ملیں تنخواہ ۱۰۰ سے ۱۵۰ روپے تک ماہانہ حسب تجربہ و قابلیت۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رسید بک کی گمشدگی

ایک عدد رسید بک ۳۷۰۶ جو کہ مورخہ ۶۹/۱۲/۲۰ کو سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ سے گم ہو گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی صاحب کو اس رسید بک کا علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے۔ قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ کیونکہ آپ کی رپورٹ کا ہمیں شدت سے انتظار ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ میری والدہ محترمہ کے دائیں طرف ½ ۲ کی درمیانی شب کو فالج کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے ہم بہت ہی پریشان ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میری والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ عطا فرما دے۔ ان کو کامل صحت کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین۔

(سید شفیق احمد بخاری یاڑا (تیماریاں۔ سیالکوٹ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل کی معیشت تباہ ہو چکی ہے

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ اسرائیلی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ عربوں کے ساتھ مسلسل جنگ کرنے کی وجہ سے اسرائیل کی معیشت بالکل تباہ ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دفاعی اخراجات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ہمیں خسارہ ہو گیا ہے۔

انہوں نے کل رات یہاں بڑے بڑے یہودی تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا اسرائیل کے قیام کے بعد سے ہی جنگ کا سامنا ہے اور سارے ملک میں جنگ کی حالت ہے۔ اس وقت اسرائیل اپنی کل آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ اپنے دفاعی اخراجات پر صرف کر رہا ہے مسلسل جنگ کی سی کیفیت کے باعث ترقیاتی منصوبے نیاد نہیں ہو سکے۔ اور معیشت تباہ ہو گئی ہے۔ اسرائیلی وزیر خزانہ نے کہا کہ اسرائیل جیسا نوزائیدہ ملک اپنی کل آمدنی کا ایک چوتھائی دفاع پر خرچ کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا انہوں نے امریکہ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں مقیم یہودیوں سے اپیل کی کہ وہ اسرائیلی معیشت کو مضبوط بنانے میں مدد دیں۔

مہلک ہتھیاروں کو محدود کرنے کی بات چیت ناکام

واشنگٹن۔ ۱۲ امریکی وزیر دفاع مسٹر لیرڈ نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ مہلک ہتھیاروں کو محدود کرنے کے سلسلے میں امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان ہونے والی بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اس صورت میں موجودہ ہتھیاروں سے زیادہ طاقتور اور مہلک ہتھیار تیار کئے جائیں۔

امریکی وزیر دفاع مسٹر لیرڈ نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتایا کہ میزائلوں کی تعداد اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی طاقت کے معاملہ میں سوویت یونین نے امریکہ پر برتری حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روسیوں نے اپنے میزائلی نظام کی صلاحیت بہت زیادہ بڑھالی ہے اور اس کی وجہ روس میں نئے قسم کے ایس ایس نمبر ۱۱ اور ایس ایس نمبر ۱۳ قسم کے میزائل گاڑیوں کی تعمیر ہے۔ مسٹر لیرڈ نے کہا کہ اس مدت میں امریکہ نے اپنے جارحانہ میزائلی نظام کو ترقی دینے کے سلسلہ میں تحقیقی کاموں پر زیادہ توجہ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہلک ہتھیاروں کو محدود کرنے کی بات چیت کی ناکامی کے بعد امریکہ کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ طویل فاصلوں

نک مار کرنے والے طاقتور زیر آب میزائل زیادہ تعداد میں تیار کرے۔

دولتانہ اصغر خان ملاقات

کراچی ۱۲ جنوری۔ پاکستان کونسل مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے آج یہاں آزاد سیاست دان ایئر مارشل اصغر خان سے ملاقات کی۔ سیاست میں دوبارہ واپسی کے بعد ایئر مارشل اصغر نے پہلی مرتبہ ایک اہم سیاسی شخصیت سے رابطہ قائم کیا ہے تاہم دونوں رہنماؤں نے اس ملاقات کو نجی قرار دیا ہے۔ سیاسی حلقوں نے اس نجی ملاقات کو اہم قرار دیتے ہوئے امکان ظاہر کیا کہ میاں ممتاز دولتانہ نے ایئر مارشل اصغر خان کو کونسل مسلم لیگ میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے اور یہ ملاقات اسکا کوشش کا حصہ ہے۔

رباط میں خوفناک طوفان

رباط ۱۲ جنوری۔ گزشتہ شب رباط میں سخت طوفان آگیا۔ سڑکوں نے ندیوں کی صورت اختیار کر لی۔ کاریں پانی میں گھر گئے آندھی ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے مراکش کے دوسرے حصوں میں بھی سیلاب کا خطرہ ہے۔

ہتھیاروں کے لائسنسوں کی تجدید

لاہور ۱۲ جنوری۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کے مطابق ہتھیاروں کے لائسنسوں کی تجدید کرانے کی میعاد میں ۳۱ جنوری کے بجائے ۲۸ فروری تک توسیع کر دی گئی ہے۔

عوامی چین کا سوویت روس سے احتجاج

ٹوکیو ۱۲ جنوری۔ عوامی جمہوریہ چین نے سرکاری طور پر اپنا احتجاجی مراسلہ سوویت یونین کے حوالے کیا ہے یہ احتجاج امریکی سامراج کے گٹھ جوڑ سے دوستی قائم کرنے کی سازش کے خلاف ہے چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق یہ احتجاجی مراسلہ ماسکو میں چینی سفارتخانے نے سوویت وزارت خارجہ کے حوالہ کیا ہے۔

متعدد اعلیٰ افسروں کی میعاد ملازمت میں توسیع کر دی گئی

راولپنڈی ۱۲ جنوری۔ مرکزی حکومت نے حسب ذیل اعلیٰ افسروں کی میعاد ملازمت میں

تین سال کی توسیع کر دی ہے مسٹر غلام اسحٰق خان سیکرٹری وزارت خزانہ مسٹر غیاث الدین احمد سیکرٹری وزارت دفاع، مسٹر ولدت احمد سیکرٹری اقتصادی امور ڈویژن۔ مسٹر آئی اے خان چیئرمین مغربی پاکستان واپڈا، مسٹر حسن ظہیر

علی ممبر بورڈ آف ریونیو مغربی پاکستان مسٹر کے ایس اسلام مینیجنگ ڈائریکٹر قومی سرمایہ کاری (ٹرسٹ)

واشنگٹن ۱۲ جنوری امریکی فوج کا پہلا انفنٹری ڈویژن ۱۵ اپریل تک ویت نام سے واپس بلا لیا جائے گا یہ قدم صدر نکسن کی پالیسی کے مطابق امریکی فوجیں واپس بلانے کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد خورشید قریشی ابن میاں عزیز محمد صاحب قریشی ہیڈ ماسٹر سی بی جمشید ہائی سکول کیمبل پور کا نکاح عزیزہ امۃ الوحید صاحبہ بنت چوہدری قطب الدین صاحب مکان نمبر ۲ وارڈ نمبر ۱۹ محلہ دارالرحمت وسطی کے ہمراہ بعوض مبلغ تین ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۲۷/۱۲/۶۹ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(محمد اکرم قریشی۔ بی اے۔ ایم ایڈ۔ ۱۶۴۔ اقبال روڈ کیمبل پور)

ضرورت ہے

ہمیں کراچی میں اپنی کمپنی کے لئے ہوشیار، محنتی اور قابلِ اعتبار ڈرائیوروں اور چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ حسب لیاقت معقول تنخواہ ہو گی درخواستیں مع سرٹیفکیٹ اور امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:

ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۵۱۷۔ وکٹوریہ روڈ۔ کراچی نمبر ۳

اطلاع

خریداران الفرقان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ماہ صلح (جنوری) کا رسالہ چند ایک موانع کے باعث ۲۰ جنوری کو پوسٹ ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(مینیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

دُنیا میں ہزاروں لذّتیں ہیں مگر رقّت جیسی کوئی لذت نہیں

اللہ تعالےٰ کے حضور ہر قسم کی قربانی پیش کرتے ہوئے رقّت قلب کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں

دنیا میں ہزاروں لذتیں ہیں مگر خدا تعالےٰ کی رضا کی راہوں کا متلاشی انسان ان سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کے لئے اس کے حضور جھکتا ہے اسی کے حضور گڑگڑاتا، روتا اور آہ و زاری کرتا ہے اور اسی میں لذت پاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دُنیا میں ہزاروں لذتیں ہیں مگر رقّت جیسی کوئی لذت نہیں۔ یہی ہے جس سے نماز اور عبادت کا مزا آتا ہے اور پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۹۶)

ایک مومن کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے۔ جس کی خاطر وہ اپنی ہر چیز قربان کر دیتا ہے اور گداز دل کے ساتھ اس کے حضور جھکتا اور روتے اور گڑگڑاتے ہوئے عاجزانہ دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی حقیر قربانی کو قبول فرمالے، اور اس پہ رحم فرماتے ہوئے اسے ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اللہ تعالےٰ اس کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے فضل سے اسے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی نیکیاں اس کی کمزوریوں، غلطیوں اور خطاؤں پر غالب آجاتی ہیں۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں ان خوش نصیب انسانوں میں سے قرار پاتا ہے جن کے متعلق جلّ شانہٗ فرماتا ہے:

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (المومنون)

جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا، وہی فلاح پانے والے اور کامیاب ہوں گے۔

پس اللہ تعالےٰ کے حضور ہر قسم کی قربانی پیش کرتے ہوئے رقت قلب کے ساتھ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان ناچیز کوششوں کو قبول فرمائے اور ان سے شاندار نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

خاکسار محبوب عالم خالد
ناظر بیت المال آمد

درخواستِ دعا

(۱) برادرم مکرم سید شاہ میر احمد صاحب اشرف کارکن دار الضیافت کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ۱۴ر جنوری ۱۹۷۰ء کو میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

منیر الدین شمس دار الصدر شرقی ربوہ

(۲) میرا چھوٹا بھائی عزیزم احسان الحق بھٹی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے، احباب کی خدمت میں اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مسعود احمد بھٹی ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

خلیل شاہ صاحب ایکسائز انسپکٹر جن کی رہائش قبل تقسیم برصغیر شیرانوالہ گیٹ، محلہ کنیراں والہ پٹیالہ میں تھی۔ مہاجر ہونے کے بعد مغربی پاکستان میں کسی جگہ آباد ہوئے ہیں۔ اگر وہ یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ اگر کسی دوسر دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج نے یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی

فائنل میں ربوہ کے کھلاڑیوں کی طرف سے انتہائی شاندار کھیل کا مظاہرہ

لاہور۔ ۱۲ر جنوری کو پنجاب یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپئن شپ کے فائنل مقابلہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے گورڈن کالج راولپنڈی کے بالمقابل انتہائی شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے اور اسے ۴۹ کے مقابلہ میں ۷۷ پوائنٹس سے شکست دے کر چیمپئن شپ کا خصوصی اعزاز حاصل کیا اور ٹرافی جیت لی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ زبردست فائنل مقابلہ ریلوے سٹیڈیم کورٹس لاہور پر ہوا۔

سیمی فائنل میں گورڈن کالج راولپنڈی نے گزشتہ سال کے چیمپئن اسلامیہ کالج، سول لائنز لاہور کو بُری طرح شکست دی تھی اور اس امر کا امکان پیدا ہوگیا تھا کہ شاید ٹرافی بھی اسی کے حصہ میں آئے۔ لیکن فائنل مقابلہ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم کے آگے ان کی کچھ پیش نہ جا سکی اور وہ مقابلہ کرنے میں سراسر ناکام رہے۔ ربوہ کے کھلاڑیوں نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے پہلے دس منٹ کے اندر اندر ہی مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے چھکے چھڑا دیئے اور صاف نظر آنے لگا کہ میدان ان کے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔

بعد میں جب کھیل دوبارہ شروع ہوا تو گورڈن کالج کے دو نامور کھلاڑی سیمن اور رفیق کو مسلسل فاؤل کرنے کے نتیجہ میں میدان چھوڑنا پڑا۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی فتح میں اس کے ممتاز کھلاڑی شریف الرحمٰن کا بڑا دخل تھا اس نے نہایت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کر کے ۳۸ پوائنٹس سکور کئے

تعلیم الاسلام کالج ٹیم کا گارڈ شاہد بھی کچھ کم تعریف و توصیف کا مستحق نہیں ہے کیونکہ کھیل کے پیچھے اصل دماغ وہی تھا۔ اس نے بار بار پیچ سمجھے منصوبے کے تحت زبردست حملے کرنے کے علاوہ پوائنٹس سکور کرنے کا بھی اعزاز حاصل کیا تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے بشیر نے ۱۶، نعیم نے ۹ اور حلیم نے ۷ پوائنٹس سکور کئے۔

راولپنڈی کی جانب سے سب سے زیادہ سکور سیمن کا تھا اس نے ۱۳ پوائنٹس سکور کئے، مارکوئس اور رفیق نے دس دس پوائنٹ سکور کئے، ڈیوس نے ۸، فرانسس نے ۶ اور ڈکسٹر نے ۲ پوائنٹس سکور کئے

میچ کے اختتام پر پروفیسر کے ایم اسلم پرنسپل اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور نے انعامات تقسیم فرمائے۔

دعائے مغفرت

افسوس ہے کہ میری اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ دو ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۱۲/۱۱ جنوری ۱۹۷۰ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ کا جنازہ مورخہ ۱۲ر جنوری کو ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ علالت طبع تشریف نہ لا سکے۔ جس کی وجہ سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے مرحومہ کی نماز جنازہ مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب پڑھائی۔ جس میں احباب بکثرت شریک تھے۔

مرحومہ ۱۹۴۳ء سے موصیہ تھیں۔ ان کی نعش کی تدفین مقبرہ بہشتی میں کثیر احباب و عزیزان کی موجودگی میں عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ افراد بھی موجود تھے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں اپنی یادگار دو بیٹے اور چار بیٹیاں اپنے پیچھے چھوڑ گئیں۔ دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ کریم مرحومہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحومہ کی اولاد کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار سردار بشیر احمد ایکسین پنشنر
۲۳ آریہ نگر۔ پونچھ روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲